امت محمدیہ ﷺ کے پھولوں جیسے بچوں کے قرآن پاک سیکھنے کے لیے

آسان اور جدید طرز کا قاعدہ 1

معلم القراٰن للاطفال

قاری خوشی محمد الازہری رحمۃ اللہ علیہ
کے شاگرد رشید
مولف
قاری محمد حنیف فریدی (ایم اے)

رحیم بکس

ضروری ہدایات

قرآن مجید پڑھانے سے پہلے باوضوہوناضروری ہے۔کیونکہ خود خالق کائنات نے فرمایا ہے کہ اس کو پاک ہونے کے بعد چھوئیں۔اس کے بعد تعوذ اور بسم اللہ پڑھانی ہے۔اب بچے کو پڑھانا شروع کرنا ہے، ہر بچے کو حرف کی علیحدہ سے پہچان کروانی ہے۔ قاعدہ پڑھنے کیلئے جو ہدایات دی گئی ہیں ان پر عمل کریں گے تو ان شآءاللہ تھوڑے وقت میں اور بہتر پڑھایا جاسکتا ہے رٹا لگوانے کی بجائے عملی طور پر پڑھائیں گے تو دونوں کا قیمتی وقت بھی بچے گا کچھ شبہ نہیں کہ قاعدہ مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود قرآن پاک کا پڑھنا ہے۔ عربی کا مقولہ ہے"

اَطْفَالُنَا اَکْبَادُنَا" (ہمارے بچے ہمارے جگر ہیں)۔ نیز بچوں کا ذہن نہایت محدود ہوتا ہے اس لیے بچوں کی تعلیم خصوصی توجہ کی محتاج ہوتی ہے۔قرآن پاک کی تعلیم میں خصوصیت کے ساتھ اس کی رعایت ضروری ہے تا کہ کسی مسلمان بچے کا سینہ قرآن پاک سے خالی نہ رہے۔

حفظ نہ سہی ، ناظرہ ہی سہی ۔غیر ضروری بوجھ اور طوالت سے بچوں کو بچایا جائے۔تا کہ ان کا شوق زندہ رہے۔اسی چیز کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ قاعدہ ترتیب دیا گیا ہے۔ پہلے دو حروف والے الفاظ، پھر تین اور پھر چار حروف والے ہیں تا کہ بچوں پر نفسیاتی دباؤ بھی نہ پڑے اور ذہن بتدریج وسعت پکڑتا جائے۔

اس قاعدہ میں بچوں کو حروف و حرکات کی پہچان مقصود ہے۔آخر میں اصحابِ فضل و کمال اساتذہ سے درخواست ہے قاعدے کو مزید بہتر بنانے کیلئے کوئی مشورہ ہو تو مؤلف کو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں پیش نظر رکھا جائے۔موجودہ دور میں جب مختلف موضوعات پر سیکڑوں کتابیں موجود ہیں یقیناً ابتدائی قاعدوں کی بھی ہرگز کمی نہیں ہے(ان میں سے کئی قابل تعریف حد تک مفید ہیں) برصغیر میں جو قاعدہ ۱۹۲۷ء میں **قاری محمد اسماعیل افضل** مرحوم نے تالیف کیا،اس کی افادیت آج تک قائم ہے اور یہ آج بھی جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔میں نے بھی اس قاعدہ کے آغاز سے قبل اس پہلو پر غور کیا کہ پہلے سے موجود قاعدوں میں محض ایک اضافہ ہی نہ ہو بلکہ مکمل طور پر ایک با مقصد ،مفید اور تعلیم قرآن کے لکھنے والوں میں میرا بھی نام آجائے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے جو آگ جلائی گئی تھی،ابابیل اپنی چونچ میں پانی لاتا ہے تو سوال کیا گیا، اس سے آگ بجھ جائے گی؟ تو اس نے کہا آگ تو نہیں بجھے گی مگر میرا نام آگ بجھانے والوں میں ضرور لکھا جائے گا۔ اللہ تعالی سے دعا ہے رب کریم اس معمولی سی کوشش کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائے، میرے اور میرے گھر والوں، والدین، اساتذہ کرام، **معاونین** اور قارئین کے لیے اِسے باعث نجات بنائے۔ (امین)

معلم القرآن للاطفال

قاری خوشی محمد الازہری رحمۃ اللہ علیہ

کے شاگرد رشید

مولف
قاری محمد حنیف فریدی (ایم۔اے)

رحیم بکس

المدینہ روڈ، ٹاؤن شپ، لاہور

فون: +۹۲-۴۲-۳۵۱۵۵۵۰۹-۱۰

جملہ حقوق بحق ناشر و قاری محمد حنیف فریدی محفوظ ہیں

مَن وعَن مزید اشاعت کے لیے تحریری اجازت نامہ لینا ضروری ہے

نام قاعدہ .... معلم القرآن للاطفال

مولف .... قاری محمد حنیف فریدی (ایم اے)
0300, 0344-4455924

دوسرا ایڈیشن .... جنوری 2016ء

ڈیزائننگ .... اعجاز حسین 0344-4368127
چوہدری محمد فاروق

کمپوٹر گرافکس .... وسیم شہزاد 0321-4316746

پبلشر .... رحیم بکس

خصوصی معاونت .... حاجی محمد اشرف، چوہدری جنید اشرف
مصطفیٰ جاوید، عارف جاوید، حاجی شمیر علی خان
عرفان جاوید، عثمان جاوید، سرمد فریدی، ملک افضل

تعداد اشاعت 1000

رحیم بکس

ہیڈ آفس
المدینہ روڈ، ٹاؤن شپ، لاہور

ریجنل آفس
1-ایف، علم دین سنٹر، ماتھر سٹریٹ، 7-لوئر مال، اُردو بازار، لاہور پاکستان فون: ۰۱-۹۰۵۵۱۵۳-۴۲-۹۲+
ای میل: raheembooks@yahoo.com ویب سائٹ: www.raheembooks.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

ALPHABETS حروف ہجا یا تہجی

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۞

سانس اور آواز سے حروف پیدا ہوتے ہیں۔انسان کے منہ سے نکلنے والی ہر آواز ایک مخصوص انداز میں ظاہر ہوتی ہے،اسے حرف کہتے ہیں۔نقطوں کو ملانے سے حرف بنتے ہیں۔حروف آپس میں ملتے ہیں تو الفاظ بنتے ہیں۔ہر حرف کی اپنی ایک مخصوص جگہ ہے جہاں سے وہ ادا ہوتا ہے۔حروف کو ادا کرنے کے لیے زبان منہ کے مختلف حصوں سے ٹکراتی ہے تو آواز اور تلفظ میں فرق پڑتا ہے۔
اس طرح مختلف حروف معرض وجود میں آتے ہیں۔جس طرح ہر چیز کا ایک نام ہے اسی طرح ہر حرف کا بھی ایک نام ہے۔جس طرح ناموں کو ازبر کروایا جاتا ہے،اسی طرح ہر حرف کو بھی ازبر کروانا ضروری ہے۔سینہ حلق کے اندر باریک نرم ریشے ہیں جنہیں اوتارِ صوتیہ کہتے ہیں۔
پھیپھڑوں سے چلنے والی سانس جب اوتارِ صوتیہ سے ٹکراتی ہے تو آواز میں تبدیل ہو جاتی ہے۔
قرآن پڑھانے والے اساتذہ سے گزارش ہے کہ جو مفردات لکھے گئے ہیں۔
اول سے آخر تک یاد کرائیں۔سطر کے آخر سے دائیں طرف اوپر سے نیچے کی طرف سے پڑھائیں اور حرف کے نقطے اوپر یا نیچے یاد کرائیں اگر اس تختی میں کمی رہ گئی تو اس کا اثر بہت آگے تک جائے گا اور کمزور بنیاد پر اچھی عمارت اٹھانا ممکن نہ ہوگی۔طریقۂ تعلیم کا بہت خیال رکھیں ورنہ بچے کی عمر اور آپ کی محنت ضائع ہو جائے گی اور عربی لب و لہجہ میں یاد کرائیں اور مجہول (نامعلوم،غیر معروف جو آوازیں قرآن پاک پڑھنے میں نہیں آتیں،اردو میں آتی ہیں۔) پڑھانے سے پرہیز کریں۔
ملتی جلتی آواز والے حروف کا خوب فرق بتائیں اور ان حروف کی مشق کرائیں۔اگر بچہ خود نہ بتا سکے تو ہرگز نہ گھبرائیں اور نہ ہی غصہ کریں۔باشعور طلبہ کو پہلے غلطی سمجھائیں۔

نوٹ: اردو زبان میں جن حروف "تہجی کو" امالہ یعنی بڑے یے کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے جیسے ب کو بے پڑھا جاتا ہے۔ان حروف کو عربی میں الف کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔جیسے ب کو با پڑھتے ہیں۔
جن حروف کا تلفظ کرتے ہوئے دو حرف بن جاتے ہیں وہ الف کے ساتھ آتے ہیں تین یا چار والے عربی اور اردو میں ایک ہی طرح پڑھے جاتے ہیں۔جیسے ج،س،ء وغیرہ باریک حروف کی باریک اور موٹے حروف کی موٹی ادائیگی کروائیں۔موٹے حروف کی ادائیگی میں ہونٹ اطراف پر نہ رہیں یعنی گول نہ ہونے پائیں۔

پورے قاعدے میں سبز رنگ کو موٹا کر کے پڑھنا ہے۔ باقی کسی رنگ کو خاص مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا گیا۔

ت تا TAA	ب با BAA	ا الف ALIF
ح حا HAA	ج جیٓم JEEM	ث ثا SAA
ذ ذآل ZAAL	د دآل DAAL	خ خا KHAA
س سیٓن SEEN	ز زا ZAA	ر را RAA
ض ضاد DAAD	ص صاد SAAD	ش شیٓن SHEEN
ع عیٓن AYIN	ظ ظا ZUA	ط طا TUA
ق قآف QAAF	ف فا FAA	غ غیٓن GHAYIN
م میٓم MEEM	ل لآم LAAM	ك کآف KAAF
ه ھا HAA	و وآو WAAU	ن نوٓن NOON
ے یا	ي یا YAA	ء ہمزہ HAMZH

Note: "~" This Symbol Denotes Distinctive Pronunciation.

Different Shapes of Letters حروفِ تہجی کی بدلتی ہوئی اشکال

حروف کو ملا کر لکھنے کے لیے ان کی صورت بدل جاتی ہے۔

جس طرح آدمی کی پہچان اس کے چہرہ سے، اسی طرح حرفوں کی پہچان
نقطوں اور اس کے سروں سے ہوتی ہے۔

ا ـا ـا	ب بـ ـبـ	ت تـ ـتـ
ث ثـ ـثـ	ج جـ ـجـ	ح حـ ـحـ
خ خـ ـخـ	د ـد	ذ ـذ
ر ـر ـر	ز ـز ـز	س سـ ـسـ
ش شـ ـشـ	ص صـ ـصـ	ض ضـ ـضـ
ط ـط	ظ ـظ	ع عـ ـعـ ـع
غ غـ ـغـ ـغ	ف فـ ـفـ	ق قـ ـقـ
ک کـ ک ـکـ ـک	ل لـ ـلـ ـل	م مـ ـمـ ـم
ن نـ ـنـ	و ـو	ہ ھ ـہ ـہـ ـہ ـہ
ء	ی	ے یـ ـیـ

زبر ـَـ ZABAR فتحہ (FATHAH)

حرف کے اوپر لکیر کو ـَـ زبر کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ اوپر ہوتی ہے آواز ذرا اٹھاؤ کے ساتھ اوپر جاتی ہے اور زبر نصف الف کی مقدار میں آواز کو کھولتی ہے اس کی لمبائی نصف الف کے برابر ہوتی ہے۔ جبکہ **الف** آواز کی لمبائی ناپنے کی اکائی ہے مثلاً جَسَرَ کو جَ سَ رَ **JA-SA-RA** پڑھیے **JAA.SAA.RAA** جاسَارَا نہ پڑھیں، جھٹکا نہ دیں، مجہول نہ پڑھیں۔ الف پر حرکت آجائے تو ہمزہ پڑھیں۔ جیسے اردو کے لفظ ذرا میں **ذ** کو لمبا کر کے نہیں پڑھا جاتا۔ اسی طرح ان حروف کو لمبا نہیں کرنا تقطیع سے بچائیں یعنی ایک ہی سانس میں پڑھیں۔

حَ	جَ	ثَ	تَ	بَ	اَ
سَ	زَ	رَ	ذَ	دَ	خَ
عَ	ظَ	طَ	ضَ	صَ	شَ
مَ	لَ	كَ	قَ	فَ	غَ
ےَ	یَ	ءَ	ہَ	وَ	نَ

يَدَ	يَرَ	سَ لَ	وَرَ	دَمَ	اَبَ
نَ سَ	بَ سَ	قَتَ	لَكَ	عَمَ	هَلَ
ضَرَبَ	مَرَضَ	عَمَلَ	جَرَبَ	رَزَقَ	سَلَمَ
خَلَقَ	رَفَعَ	نَظَرَ	حَسَدَ	بَصَرَ	دَرَسَ
وَذَكَرَ	وَاَحَدَ	فَجَعَلَ	فَوَجَدَ	خَلَقَكَ	لَذَهَبَ

زیر ـــــِ ZER کسرہ KASRAH

حرف کے نیچے لکیر کو ـــــِ زیر کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ نیچے ہوتی ہے اور اس کی آواز ہلکے دباؤ کے ساتھ نیچے کو جاتی ہے۔ جس حرف کے نیچے زیر (کسرہ) ہوتی ہے اس کو زیر والا حرف کہتے ہیں۔ زیر حرف کو باریک کرتی ہے اس کی لمبائی نصف الف ہے اِ کو اِی نہ بنائیں بِ BE کو بی کی طرح پڑھیں بے کی طرح نہ پڑھیں جیسے انگلش کے الفاظ B.C.D.E.G پڑھتے ہیں۔ نہ تو لمبا کیا جائے اور نہ ہی جھٹکے سے ادا کیا جائے اور نہ ہی مجہول پڑھا جائے۔ جیسے اردو کے لفظ کسی میں ک کو لمبا نہیں کیا جاتا اسی طرح ان حروف کو لمبا نہیں کرنا اس میں تھوڑی سی ی کی جھلک ہوتی ہے۔ انگریزی کے A کی آواز نہ آئے۔

اِ	بِ	تِ	ثِ	جِ	حِ
خِ	دِ	ذِ	رِ	زِ	سِ
شِ	صِ	ضِ	طِ	ظِ	عِ
غِ	فِ	قِ	كِ	لِ	مِ
نِ	وِ	هِ	ءِ	يِ	ےِ

اِبِ	اِجِ	وِزِ	رِزِ	بِسِ
عِنِ	بِصِ	نِسِ	عِبِ	طِعِ
عِصِ	مِطِ	حِعِ	عِمِدِ	اِبِلِ
مِرِضِ	شِخِرِ	فِلِمِ	سِرِفِ	جِرِفِ

پیش ـُـ PAISH ضمہ DAMMAH

حرف کے اوپر واؤ کی شکل کی مڑی ہوئی لکیر کو ـُـ پیش کہتے ہیں۔ پیش کی آواز گول ہوتی ہے۔ یہ ہمیشہ اوپر ہوتی ہے۔ پیش کی آواز نہ زبر کی طرح بلند اور نہ ہی زیر کی طرح پست ہوتی ہے۔ ادائیگی میں نہ حرف کو لمبا کیا جاتا ہے اور نہ ہی جھٹکا دیا جاتا ہے اور نہ ہی مجہول پڑھا جاتا ہے۔ اس کی لمبائی نصف الف ہے۔ Move میں O کی آواز کی مثل نکالیں۔ Mole میں O کی آواز کی مثل نہ نکالیں۔

پیش کو اتنا نہ کھینچا جائے کہ واوَ مدہ کی آواز پیدا ہو جائے۔ بُ کو کھینچنے سے بُو کی آواز نہ ہو۔ اردو کے لفظ بولو۔ تو لو کی طرح پڑھنا ٹھیک نہیں ہے اس میں تھوڑی واوَ کی جھلک ہوتی ہے جیسے اردو کے لفظ بُلبُل ، ہُدہُد ، اور سُرمہ میں ہوتی ہے۔ حرکت کو نہ تیزی سے اور نہ سستی سے ادا کرنا ہے۔ جیسے اردو کے لفظ تجھے میں ت کو لمبا نہیں کیا جاتا اسی طرح ان حروف کو لمبا نہیں کرنا۔

اُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ
خُ	دُ	ذُ	رُ	زُ	سُ
شُ	صُ	ضُ	طُ	ظُ	عُ
غُ	فُ	قُ	كُ	لُ	مُ
نُ	وُ	هُ	ءُ	یُ	ےُ

تُ	تُ لُ	هُ	هُمُ	قُ	قُدُ
اُخُ	غُ	غُمُ	عُمُرُ	رُسُلُ	فُصُلُ

جزم اور قلقلہ ـــْـ Jazm & Qalqlah

دال جیسی چھوٹی سی شکل ـــْـ (جزم) ہمیشہ حرف کے اوپر ہوتی ہے۔
جزم سکون کو کہتے ہیں، کیونکہ اس کے لغوی معنی ٹھہراؤ، سکون اور اپنی جگہ قائم رہنے یعنی حرکت کی مخالفت کے ہیں۔ جزم ـْـ حرف کی آواز کو ساکت کر دیتی ہے۔ پچھلا قریب ترین حرکت والا حرف جزم والے حرف سے آملتا ہے، جس حرف پر جزم ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔

پس جزم والے حرف کو اس پچھلے زیر زبر پیش والے حرف کے ساتھ فوراً ملاتے ہوئے جزم والے حرف کی آواز کو اس کے مخرج میں ٹھہرا دیا جاتا ہے (مخرج ترازو کی طرح ہے جس کے ذریعے حرف کی ماہیت ومقدار معلوم ہوتی ہے۔) مجوّدین کی اصطلاح میں جس عضو یا حصہ سے تلفظ ادا ہوتا ہے، حرف کا مخرج کہلاتا ہے۔ چونکہ جزم بریک (Break) کا کام کرتی ہے، جونہی کسی حرف پر آتی ہے تو اس کی آواز کو روک دیتی۔ جس طرح ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے، اسی طرح دو حرفوں کو ملانے سے ایک آواز بن جاتی ہے۔ ساکن (جزم والا) حرف ایک دفعہ پڑھا جائے، یہ اکیلا نہیں پڑھا جا سکتا بلکہ اپنے ساتھ پہلے متحرک حرف کے ساتھ مل کر نسبتاً جلدی سے پڑھا جاتا ہے۔ بَنْ کو بَانْ نہ پڑھیں زبر، زیر، پیش والے حرف کے ساتھ فوراً ملائیں تاکہ آواز لمبی نہ ہو یعنی یکجا ہو۔
اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جب زبر والا حرف جزم کے ساتھ ملانا ہے تو آ والی سائیڈ پر آواز کو لے جا کر اسی طرح اِ والی سائیڈ پر آواز کو لے جا کر ادا کروایا جائے اور بالکل اسی طرح پیش والے حرف پر ہونٹ گول کر کے ملایا جائے تاکہ آنے والے وقت میں قرآن پاک میں جا کر غلطی کے امکانات بہت کم ہو جائیں گے۔ قلقلہ کے معنی کھٹکھٹانا، لڑکھڑانا یا ٹکرانا کے ہیں۔ آواز کو جنبش دینے یا اچھالنے کو بھی قلقلہ کہتے ہیں صفت قلعلہ سکون کی حالت میں ہی ظاہر ہوتی ہے جزم کی حالت میں حروف مخرج سے ٹکرا کر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ملے رہے تو قلقلہ نہیں ہوگا۔

جیسے انگلش میں **Echo** اور اردو میں **بازگشت** ہوتی ہے۔
قلقلہ والے حروف کو ہلا کر یا اچھال کر پڑھتے ہیں جن کا مجموعہ **قُطُبُ جَدٍّ** ہے
اردو کے لفظ بس، تم اور دن کا تلفظ کریں، ان الفاظ میں س، م اور ن کو جس طریقہ سے پڑھا جاتا ہے عربی میں جزم والے حروف کو پڑھنے کا یہی طریقہ ہے۔
الف کے اوپر جب کوئی حرکت آجائے یا جزم، تو الف ہمزہ بن جاتا ہے۔
ہمزہ ساکن ہمیشہ جھٹکے سے ادا ہوتا ہے۔دو جزم اکٹھے ہو جائیں اکثر تو مد بن جاتا ہے۔
جس کو مدِ عارضِ وقفی کہتے ہیں۔ (نوٹ: بچے سے خود لفظ بنوانے کی کوشش کریں)

اَ = اَمْ	دَ = دَمْ	اَ = اَجْ	اَ = اَسْ
هُ = هُمْ	قُ = قُلْ	غَ = غَمْ	قَ = قَدْ

اُ = اُخْ	لَ = لَمْ	سَ = سَمْ	بِ = بِلْ
بِ = بِتْ	كِ = كِنْ	حِ = حِزْ	تُ = تُلْ
نَعْبُ	بَعْدُ	سَرْدُ	قَدْمُ
اِهْدِ	اِثْمِ	عِلْمِ	رِزْقِ

اَ لَ مْ	نَ شْ رَحْ	لَ كَ	صَ دْ رَكَ
اَلَمْ	نَشْرَحْ	لَكَ	صَدْرَكَ

دوزبر ـً Two strokes above — تنوین ـً TANVEEN FATHATAIN

عربی میں ـً دوزبر، ـٍ دوزیر، ـٌ دوپیش کوتنوین (نون بنانا) کہتے ہیں۔ یہ ن ساکن اور جزم کے قائم مقام ہے۔اس کے اندر ن ساکن کی آواز پوشیدہ ہوتی ہے جیسے اً = اَنْ اس میں نون لکھانہیں جاتا لیکن نون کی آواز موجود رہتی ہے۔پس تنوین اور جزم والا نون ادائیگی میں یکساں ہوتے ہیں۔ دوزبر میں جوالف لکھا ہوتا ہے پڑھنے میں نہیں آتا۔ (ا ل ی اور و) جب خالی یعنی حرکت کے بغیر ہوں تو لکھنے میں آتے ہیں پڑھنے میں نہیں آتے جیسے اَسَآءُ واالسُّوْآی یہ حروف کسی دلالت کے لئے لکھے جاتے ہیں۔

نون تنوین کی ادائیگی خوب واضح، صاف اور بغیر لمبا کیے کی جاتی ہے۔ جیسے اردو کے لفظ فوراً کا تلفظ کریں،اسے آپ فورن پڑھتے ہیں یعنی دوزبر کے بجائے ایک زبر اوراس کے بعد جزم والا ن پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ان حروف میں ن ساکن کی آواز موجود رہے گی۔

نوٹ: وقف پر ـً دوزبر کو ایک زبر اور الف کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

اً = اَنْ اٍ = اِنْ عِ نْ اٌ = اُنْ عُ نْ

اً	بً	تً	ثً	جً	حً
خً	دً	ذً	رً	زً	سً
شً	صً	ضً	طً	ظً	عً
غً	فً	قً	كً	لً	مً
نً	وً	ہً	ءً	یً	ھًـھًـھً

اً = اَنْ	بً = بَنْ	تً = تَنْ	سً = سَنْ	فً = فَنْ
مً = مَنْ	نً = نَنْ	وً = وَنْ	ھً = ھَنْ	یً ےً = یَنْ

مشق

قً = قًا	كً ا = كًا	مً ا = مًا	تً ا = تًا
طً ا = طًا	ثً ا = ثًا	صً ا = صًا	غً ی = غًی
قِنًا	هُدًی	طُوًی	اَذًی
اَبَدًا	اَمَلًا	اَمَرًا	يُسُرًا
رَجُلًا	عِوَجًا	رَغَدًا	كَذِبًا
عُسُرًا	رِزْقًا	صُحُفًا	رَعَدًا
صَعِقًا	ثَمَنًا	عُرُبًا	وَسَطًا
قُدُرَةً	بَشَرًا	نَكِدًا	عَدُوًا
بَطْشًا	جَرَبًا	فِطْنَةً	مِنًا

دوزیر ٍ KASRAHTAIN کسرہ تین TWO STROKES BELOW

دوزیر ٍ والے نون تنوین کی ادائیگی میں ہونٹ زیر کی طرح جھکے نہیں رہنے چاہئیں۔ ر کے نیچے جب دوزیر ہوں تو باریک ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے اردو میں دن اور بن پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح ادائیگی ہوتی ہے۔ الف، لام اور را کبھی باریک اور کبھی موٹے (پُر) کر کے پڑھتے ہیں۔

اٍ	بٍ	تٍ	ثٍ	جٍ	حٍ
خٍ	دٍ	ذٍ	رٍ	زٍ	سٍ
شٍ	صٍ	ضٍ	طٍ	ظٍ	عٍ
غٍ	فٍ	قٍ	كٍ	لٍ	مٍ
نٍ	وٍ	هٍ	ءٍ	يٍ	هٍ ﮭٍ ﮬٍ ﮩٍ

اٍ = اِنْ	بٍ = بِنْ	تٍ = تِنْ	ثٍ = ثِنْ	سٍ = سِنْ
طٍ = طِنْ	قٍ = قِنْ	لٍ = لِنْ	كٍ = كِنْ	يٍ = يِنْ

دوحرفی

اِذٍ	حَمٍ	يَدٍ	عَدٍ	فَمٍ
يَرٍ	مَيٍ	هَلٍ	ثِمٍ	هُمٍ

تین حرفی

اَحَدٍ	عَشْرٍ	نَذْرٍ	قَدْرٍ
صَبْرٍ	اَمْرٍ	قَرْنٍ	اَجَلٍ
حَبَلٍ	فَضْلٍ	بَعْضٍ	رِزْقٍ
لَهَبٍ	حَسَدٍ	بِدَمٍ	كَذِبٍ

چار حرفی

نِعْمَةٍ	بَرَرَةٍ	شَجَرَةٍ	صَدَقَةٍ
رَسُوْلٍ	سَقَرَةٍ	لُمَزَةٍ	كَلَمْحٍ
رَقَبَةٍ	لَهَبٍ	هُمَزَةٍ	لِاَجَلٍ
بِاَلْفٍ	نَفْقَةٍ	مَسْجِدٍ	اَرْبَعٍ

پانچ حرفی

كَشَجَرَةٍ	بِالْاِثْمِ	كَعَصْفٍ	مَسْغَبَةٍ

دوپیش ـٌ TWO COMMAS ABOVE ضمہ تین DAMMAHTAIN

نون تنوین ٌ دوپیش کے تلفظ کی ادائیگی خوب واضح، صاف اور بغیر لمبا کیے کی جاتی ہے۔ "رٌ" کے اوپر دوپیش ہوں تو اسے موٹا ادا کیا جاتا ہے۔ دوپیش والے نون تنوین کی ادائیگی میں ہونٹ پیش کی طرح گول نہیں رہنے چاہئیں۔ پس بٌ کو بُنْ پڑھا جائے گا اور دٌ کو دُنْ پڑھا جائے گا۔

اٌ	بٌ	تٌ	ثٌ	جٌ	حٌ
خٌ	دٌ	ذٌ	رٌ	زٌ	سٌ
شٌ	صٌ	ضٌ	طٌ	ظٌ	عٌ
غٌ	فٌ	قٌ	كٌ	لٌ	مٌ
نٌ	وٌ	هٌ	ءٌ	یٌ	ےٌ

اٌ = اُنْ	بٌ = بُنْ	جٌ = جُنْ	ظٌ = ظُنْ
عٌ = عُنْ	فٌ = فُنْ	كٌ = كُنْ	مٌ = مُنْ

دوحرفی

يَدٌ	فَمٌ	فَرٌ	قَرٌ
هُمٌ	لَدٌّ	ضَعٌ	دَمٌ

قَوْلٌ	كُتُبٌ	غَضَبٌ	حَكَمٌ
فَصْلٌ	عَبْدٌ	نَخْلٌ	عِنَبٌ
بِنْتٌ	شَيْءٌ	بِئْرٌ	أُخْتٌ
لَهْوٌ	نَزْعٌ	غَبَرَةٌ	شَمْسٌ
سَبْعٌ	نَفْسٌ	حَرْثٌ	غُلْفٌ
بَقَرَةٌ	عَرَضٌ	فَهْمٌ	قِرَدَةٌ
	قُدْرَةٌ	قَتَرَةٌ	

مشق

حٌ	جٍ	ثً	تٌ	بٍ	اً
سٌ	زٍ	رً	ذٌ	دٍ	خً
عٌ	ظٍ	طً	ضٌ	صٍ	شً
مٌ	لٍ	كً	قٌ	فٍ	غً
ےٌ	يٍ	ءً	هٌ	وٍ	نً

کھڑی حرکات

LONG VOWELS

VERTICAL عمودی

STANDING ZABAR (ELONGATION) کھڑی زبر ـٰـ (FATHAH)

حرف کے اوپر سیدھی ا لکیر کو کھڑی ـٰـ زبر کہتے ہیں جب سادہ حرکات کو کھڑا لکھا جائے تو انہیں کھڑی حرکات کہتے ہیں۔ اسکی آواز ہمیشہ اوپر کو مضبوطی، جماؤ اور بلند آواز سے ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔ ایک الف سے کم یا زیادہ پڑھنا غلط ہے۔ ایک الف کی مقدار = - الف چونکہ ایک اکائی کے طور پر استعمال ہوتا ہے اس لئے ایک بند انگلی کو درمیانی رفتار سے کھولا جائے یا بند کیا جائے اتنی دیر ایک الف کی مقدار ہے تقریبا ڈیڑھ سیکنڈ۔ اردو میں لفظ مال میں م کو لمبا کر کے پڑھا جاتا ہے۔ جیسے انگریزی میں بَ = BA اور بٰا کو BAA پڑھتے ہیں۔ آخر میں ہمزہ ساکن کی آواز پیدا نہیں کرنی بَا کو بَاءْ اور مجہول نہیں پڑھنا۔

رٰ کے اوپر کھڑی زبر ہو تو پُر کر کے پڑھتے ہیں۔ باریک حروف پر کھڑی زبر کی باریک اور موٹے حروف پر کھڑی زبر کی موٹی ادائیگی کی جاتی ہے۔ کھڑی زبر قائم مقام ہے الف مدہ کے۔ کھڑی زبر کی ادائیگی میں (الف مدہ) کی آواز شامل ہوتی ہے مثلاً بٰ = بَا (ـَـ ا) (ـِـ ی) (ـُـ و) (اس کو مدّ اصلی یا حرکات مدہ بھی کہتے ہیں۔) اردو میں کا کا نانا دادا کی جو لمبائی کا نا اور دا کی ہے وہی الف معروف کی ہے۔

(نوٹ) انگلیاں کھولنے کی رفتار کا قراءۃ کی رفتار پر بہت انحصار ہوتا ہے یہ بات تو صرف ایک عام فہم اندازہ کے لئے بیان کی جاتی ہے وگرنہ اصل معیار تو کسی ماہر قاری سے سن کر ہی حاصل ہوتا ہے۔

اٰ	بٰ	تٰ	ثٰ	جٰ	حٰ
خٰ	دٰ	ذٰ	رٰ	زٰ	سٰ
شٰ	صٰ	ضٰ	طٰ	ظٰ	عٰ
غٰ	فٰ	قٰ	كٰ	لٰ	مٰ
نٰ	وٰ	هٰ	ءٰ	یٰ	ےٰ

ءٰ آ	بٰ بَا	تٰ تَا	ثٰ ثَا	جٰ جَا
دٰ دَا	سٰ سَا	قٰ قَا	كٰ كَا	لٰ لَا

ملتی جلتی آوازیں

تٰ طٰ	هٰ حٰ	كٰ قٰ	ءٰ عٰ	ذٰ ظٰ زٰ	ثٰ سٰ صٰ

عَصٰى	نَرٰى	اَوٰى	طَغٰى	عَسٰى
عَلٰى	يَرٰى	كَفٰى	بَلٰى	هُدٰى
مَتٰى	قٰلَ	قَالَ	غَوٰى	طٰهٰ
اَتٰى	رَاٰى	هٰذَا	اٰلَ	يَحْيٰى

کھڑی زیر ٖ — STANDING ZER

حرف کے نیچے سیدھی سی لکیر کو ٖ کھڑی زیر کہتے ہیں اس کی آواز چونکہ نیچے جاتی ہے اس لیے ہونٹ قدرے نیچے کی طرف کھولتے ہوئے آواز کو تھوڑا سا لمبا کرتے ہوئے ادائیگی کی جاتی ہے۔ بٖ = بِیْ کھڑی زیر قائم مقام ہے ی مدہ کے (ــِ ی) کھڑی زیر کو ایک الف لمبا کرتے ہوئے باریک اور پستی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے اور جس طرح اردو کے لفظ گیت کی ی کو کھینچ کر پڑھتے ہیں۔ ر کے نیچے کھڑی زیر ہو تو باریک پڑھیں۔

أٖ	بٖ	تٖ	ثٖ	جٖ	حٖ
خٖ	دٖ	ذٖ	رٖ	زٖ	سٖ
شٖ	صٖ	ضٖ	طٖ	ظٖ	عٖ
غٖ	فٖ	قٖ	كٖ	لٖ	مٖ
نٖ	وٖ	هٖ	ءٖ	يٖ	ےٖ

مشق

اٖ = اِیْ	بٖ = بِیْ	تٖ = تِیْ	رٖ = رِیْ
زٖ = زِیْ	سٖ = سِیْ	صٖ = صِیْ	قٖ = قِیْ
كٖ = كِیْ	مٖ = مِیْ	هٖ = هِیْ	يٖ = يِیْ

بِهٖ بِ هِ يٗ	يُحْيٖ يُ حْ يِ يٗ
اُحْيٖ اُ حْ يِ يٗ	نُحْيٖ نُ حْ يِ يٗ

هٰذِهٖ	اِلٰفِ	رُسُلِهٖ	اٰتٰهُمْ
ثَمَرِهٖ	عَبْدِهٖ	كُتُبِهٖ	نُوْرِهٖ

اَرْضِهٖ	وَقِيْلِهٖ	عِبَادِهٖ	اٰيٰتِهٖ
بِوَلَدِهٖ	بِيَدِهٖ	نَصْرِهٖ	كِتٰبِهٖ

بِعَبْدِهٖ	اِلٰفِهِمْ	مَوَاضِعِهٖ	سَبِيْلِهٖ
اِيْمَانِكُمْ	لِاِيْلٰفِ	بِمُزَحْزِحِهٖ	بِكَلِمٰتِهٖ

ظُلُمٰتِهٖ	اِبْرٰهِيْمَ	تُرْزَقٰنِهٖ	بِكَرَمِهٖ

الٹی پیش ـــٗ INVERTED PAISH

چھوٹی سی ترچھی لکیر جس کا نیچے والا سرا مڑتا ہوا اور حرف کے اوپر ہو ـــٗ یعنی (پیش کو الٹی کر دیا جائے) اسے الٹی پیش کہتے ہیں۔ ملتے ہونٹ آگے کی جانب بڑھا کر یعنی ہونٹوں کے درمیانی سوراخ کی گولائی کم رکھتے ہوئے آواز کو تھوڑا سا لمبا کرتے ہوئے ادائیگی کی جاتی ہے۔ ایک الف سے کم یا زیادہ پڑھنا غلط ہے۔ الٹی پیش کو واؤ مدہ کی طرح پڑھیں کیوں کہ 'و' مدہ کا قائم مقام ہوتا ہے جیسے بٗ = بُو ـــُ و

اٗ	بٗ	تٗ	ثٗ	جٗ	حٗ
خٗ	دٗ	ذٗ	رٗ	زٗ	سٗ
شٗ	صٗ	ضٗ	طٗ	ظٗ	عٗ
غٗ	فٗ	قٗ	كٗ	لٗ	مٗ
نٗ	وٗ	ہٗ	ءٗ	یٗ	ےٗ

اٗ = اُوْ	بٗ = بُوْ	تٗ = تُوْ	ثٗ = ثُوْ
طٗ = طُوْ	سٗ = سُوْ	ہٗ = ھُوْ	وٗ = وُوْ

لَہٗ	دَعٗ	مَعَہٗ	يَرَہٗ	فَلَہٗ	وٗرِیَ
وُوٗرِیَ	اٰيٰتُہٗ	وَرِثَہٗ	نَصَرَہٗ	عِنْدَہٗ	لِيُرِيَہٗ
خِتٰمُہٗ	خَلَقَہٗ	يَسْتَوٗنَ	يَلْوٗنَ	صَدْرَہٗ	مَاوٗرِیَ
دٗوٗدَ	دَاوٗدَ	اَدْبَرَہٗ	فَاَقْبَرَہٗ	رِزْقَہٗ	رَسُوْلُہٗ

حروفِ لین

SOFT LETTERS

حروفِ لین دو ہیں "و، ی"

لِین کے معنی ہیں نرمی کرنا

حروفِ لین کو نرمی اور جلدی سے پڑھتے ہیں، کھینچ کر نہیں پڑھنا، سختی اور جھٹکے سے نہیں پڑھنا، مجہول نہیں پڑھنا۔ ایسی نرمی پیدا کرنا کہ اگر مد کرنا چاہیں تو مد کی جا سکے دونوں حروف سے پہلے ـِ زیر کی بجائے ـَ زبر آ جائے یا ـُ پیش کے بجائے ـَ زبر آ جائے تو لِین ہو جاتی ہے۔ بُوْ بِیْ میں آواز بالکل اُسی طرح کی ہے جبکہ لین میں آواز بدل جاتی ہے۔ حرفِ لین سے مدِ لین بنتا ہے۔

حروفِ لین (ـَ وْ، ـَ یْ)

لین میں مد ہونے کا سبب صرف ایک ہے وہ سکون جیسے خَوْفْ، کَیْفْ وغیرہ

"و" لِین WAAU LEEN

جب جزم والی واؤ سے پہلے ـُ پیش کے بجائے ـَ زبر آ جائے تو واؤ لین کہلاتی ہے۔ واؤ لین کو بغیر لمبا کئے ادا کیا جاتا ہے۔ ہونٹوں کو مکمل گول کرنا یعنی ہونٹوں کے درمیانی سوراخ کی گولائی کم رکھتے ہوئے ادائیگی کرنا۔ واؤ لین کی ادائیگی اردو کے الفاظ لکھنؤ، انگلش کے الفاظ ROUND-GROUND کے وزن پر کرنا اور توبہ قوم SHOP NOB سے بچنا۔ BOUND میں OU کی مثل آواز نکالنا اور ORANGE میں O کی مثل سے بچنا چاہیے۔ موٹے حروف کے ساتھ واؤ لین کی ادائیگی کو باریک رکھنا (ـَ وْ)

اَوْ	بَوْ	تَوْ	ثَوْ	جَوْ	حَوْ
خَوْ	دَوْ	ذَوْ	رَوْ	زَوْ	سَوْ
شَوْ	صَوْ	ضَوْ	طَوْ	ظَوْ	عَوْ
غَوْ	فَوْ	قَوْ	كَوْ	لَوْ	مَوْ
نَوْ	وَوْ	ئَوْ	هَوْ	يَوْ	يَوْ

خَلَوْا	اٰتَوْا	طَغَوْا	عَلَوْا
يَرَوْا	فَوْقَ	قَوْمَ	سَوْفَ
ثَوْبَ	لَوْحٍ	صَوْتِ	صَوْمٍ
كَوْثَرَ	شَرَوْهُ	صَوْمًا	يَوْمَئِذٍ
تَعَالَوْا	غَدَوْا	خَوْفٍ	قَوْلٌ
يَوْمٍ	فَوْقَهُمْ	تَحْيَوْنَ	قَوْمًا
مَوْتٌ	تُجْزَوْنَ	يَفْقَهُوْنَ	فِرْعَوْنَ
فَتَعَاتَوْا	يَنْئَوْنَ	يَنْهَوْنَ	عَفَوْنَا

یاءِ لین YA-E-LEEN

جزم والی "یْ" سے قبل "ـِ" زیر کے بجائے "ـَ" زبر والا حرف آجائے تو یائے لین واقع ہو جاتی ہے۔ "یْ" لین کی ادائیگی میں ہونٹ ابھی زبر کی طرح کھلنے کو ہی ہوتے ہیں کہ نرمی سے بغیر لمبا کیے ادا کر دیا جاتا ہے۔ (ـَ یْ)

SIDE میں "**I**" کی آواز نکالنا اور **BAG** میں **A** کی آواز سے بچنا یا **KITE, LIGHT** کے وزن پر پڑھنا اور انگلش کے الفاظ **CAT, FAT** قریش اور خیر سے بچنا۔ اردو کے لفظ کئی، نئی، گئی کے وزن پر پڑھا جاتا ہے۔

اَیْ	بَیْ	تَیْ	ثَیْ
خَیْ	دَیْ	ذَیْ	رَیْ
شَیْ	صَیْ	ضَیْ	طَیْ
غَیْ	فَیْ	قَیْ	کَیْ
نَیْ	وَیْ	ھَیْ	ئَیْ

غَیْبِ	وَیْلٌ	کَیْفَ	اَیْنَ	حَیْثُ
عَیْنٌ	بَیْتِ	رَیْبَ	عَصَیْنَا	ھَیْھَاتَ
شُعَیْبَ	قُرَیْشٍ	رُوَیْدًا	بَیْنَنَا	اِلَیْکُمْ
عَلَیْکُمْ	عَلَیْھِمْ	حَوْلَیْنِ	زَوْجَیْنِ	اَفَرَءَیْتَ
بَیْنَکُمْ	یَوْمَیْنِ	سُلَیْمَانَ	قَوْسَیْنِ	اَرَءَیْتَ

زبر، زیر اور پیش کی آوازیں اپنی اپنی ہوتی ہیں۔

جَاَ	ثَاَ	تَاَ	بَاَ
طَالَ	سَاَ	فَاَ	حَاَ
دَالَ	ظَالَ	ذَالَ	قَالَ
سَمَا	فَلَا	خَلَا	دَنَا
بُاُ	بِاُ	بَاُ	شَبَا
بَاٰ	بٰاَ	تَاٰ	تٰاَ
قَلَا	عَابَ	جَاٰ	جٰاَ
فَاُتُوا	يُؤُتِ	شِئُتَ	عَزَا
اِقُرَاُ	قَرَأُتَ	شَابَ	وَاُمُرُ
اِهُدِنَا	بِئُسَمَا	بِئُسَ	فَاٰتَتُ

Shadd ـــّـ شد
(Doubling)

شدّ یا تشدید انگریزی کے **W** کی شکل کی ہوتی ہے۔تین دندانوں والی چھوٹی سی شکل (ـــّـ) جو حرف کے اوپر ہو اسے شدّ کہتے ہیں۔شدّ والے حرف کو مشدّد کہتے ہیں۔ یہ بّ ، با مشدّد ہے۔عربی میں جب دو حرفوں کو اس طرح ملایا جائے کہ پہلا جزم والا اور دوسرا حرکت والا ہو (اَسْ سَ) تو دو حروف لکھنے کے بجائے ایک حرف لکھ کر اس پر شد کا نشان بنا دیا جاتا ہے (اَسَّ) تا کہ دو حرفوں کی طرح ہی اسے پڑھ لیا جائے۔لہٰذا اس کو پڑھنے میں وقت بھی دو حرفوں کی ادائیگی جتنا لگے گا۔ شد کے لغوی معنی آپس میں ملانے اور سختی سے باندھنے کے ہیں۔اس کی ادائیگی میں اس بات کا مخصوص طریقہ یہ ہے کہ پچھلے زبر زیر پیش والے حرف کو شد والے حرف کے ساتھ فوراً ملاتے ہوئے شد والے حرف پر ہلکا سا دباؤ پیدا کیا جاتا ہے اور دباؤ کے فوراً بعد ہی شد والے حرف پر موجود حرکت کی ادائیگی کر دی جاتی ہے۔جبکہ دوران ادائیگی خیال رکھا جاتا ہے کہ شد والے حرف پر آواز ٹوٹنے نہ پائے اور نہ ہی کھینچی جائے۔مشدد حرف کو سختی اور جماؤ یعنی تھوڑا سا رک کر پڑھتے ہیں۔اس عمل کو ادغام کہتے ہیں۔ ن اور م جب مشدد ہوں تو غنہ واجب ہے۔موٹے حروف پر جب شد ہو تو اس سے ملنے والے حروف اگر باریک ہوں تو خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ باریک کو باریک اور موٹے حرف موٹے ہی ادا ہوں۔ شد والے حرف سے پہلے اگر زیر یا پیش ہو تو پہلے شد والے حرف کی ادائیگی میں ہونٹ زیر کی طرح جھکے ہوئے یا پیش کی طرح گول نہیں رہنے چاہئیں۔ شد والے حروف ادا کرتے ہوئے حرفوں کی نرمی اور سختی کا خیال رکھا جاتا ہے۔اس میں مقناطیسی طاقت ہوتی ہے جو دوسرے حرف کو اپنی طرف فوراً کھینچ لیتی ہے۔جیسے اردو کے لفظ بچّہ میں چ اور ابّا کے ب کو دو دفعہ پڑھا جاتا ہے۔

نوٹ: شد والا حرف پچھلے حرف کے ساتھ ملا کر دو دفعہ پڑھا جاتا ہے۔اور اس پر سختی ہوتی ہے۔(بچے کو یاد کروانا چاہیے) شد پر وقف کرتے وقت سختی کا باقاعدہ خیال رکھا جائے۔ اکثر لاپرواہی سے تشدید کو حذف کر دیتے ہیں۔

شدّ والے مختلف الفاظ

اَبْ بَ=اَبَّ	اَتْ تَ=اَتَّ	اَثْ ثَ=اَثَّ	اَنْ نَ=اَنَّ
اِنْ نَ=اِنَّ	رَبْ بُ=رَبُّ	حَ قْ قَ=حَقَّ	حُبْ بَ=حُبَّ
اَلْ لَ=اَلَّ	اَفْ فَ=اَفَّ	بَسَّ	بَسِّ
بِسُّ	بُسِّ	بُسُّ	بِسِّ
قَدَّرَ	يَزَّكّٰى	ذُرِّيَّتِىْ	مَسَّنَّلَ
حُقَّتْ	مُدَّتْ	فَرَّتْ	خَفَّتْ
تَبَّتْ	اِنَّ اللّٰهَ	زَيَّنَّسَ	كَذَّبُوْا
عِلِّيِّيْنَ	سِجِّيْنَ	عَشِيَّةً	سِجِّيْلٌ
سُقِّرَتْ	سُيِّرَتْ	مُكَرَّمَةٍ	اِنَّ الظَّنَّ
فِيْهِنَّ	جَنَّةٍ	مُزَّمِّلُ	اَللّٰهُ
وَاللّٰهُ	عَلَى اللّٰهِ	مِنَ اللّٰهِ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
لِلّٰهِ بِاللّٰهِ	اَللّٰهُمَّ	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ	بِسْمِ اللّٰهِ

مد ~ ~ MADD

مدّ کے معنی ہیں لمبا کرنا، کھینچنا، دراز کرنا، یہ قصر کی ضد ہے۔

~ یہ چھوٹے مدّ کی نشانی ہے۔ اس کو ایک سے 2.5 الف تک برابر لمبا کرتے ہیں

~ یہ بڑے مدّ کی نشانی ہے۔ اس کو تین سے پانچ الف کے برابر لمبا کرتے ہیں۔

مد کا چھوٹا یا بڑا ہونا تحریر میں لمبائی یا چوڑائی کے اعتبار سے نہیں بلکہ آواز کے اعتبار سے ہے۔ اور حروف لین کے بعد عارضی سکون ہو تو مد پیدا ہوتی ہے۔

مد ہمیشہ حروف مدہ یا کھڑی حرکات ہمزہ تشدید یا جزم کے آنے سے ہوتی ہے

مدّ کی اپنی کوئی آواز نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ زبر، زیر یا پیش کے ساتھ مل کر آتی ہے۔

جب زبر، زیر اور پیش کے بغیر آتی ہے تو اس حرف کی اصلی آواز کو لمبا کر دیتی ہے

تبدیلی پیدا نہیں کرتی جیسے کہ زبر، زیر اور پیش آواز میں تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔

۱۔ حروفِ مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں آجائے تو مدّ متصل ~ (واجب) کہتے ہیں۔ یہ مد حدیث نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ مقدار ۳ سے ۵ الف مثلاً جَآءَ

۲۔ حروفِ مدّہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں آجائے مدّ منفصل ~ (جائز) کہتے ہیں کیونکہ اس میں قصر جائز ہے۔ مقدار ۱ سے ۲.۵ الف۔ مثلاً مَآ اَصَابَ

۳۔ حروف مدہ کے بعد والے حرف پر اگر شد ہو تو مد لازم حرفی مثقل کہتے ہیں۔ مقدار ۳ سے ۵ الف مثلاً ضَآلّٓا دَآبَّةٍ

۴۔ حروف مدہ کے بعد والے حرف پر اگر سکون لازمی (اصلی) ہو تو مد لازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔ مقدار ۳ سے ۵ الف۔ مثلاً آٰلْئٰنَ

جیسے قومی ترانہ جب ترنم سے پڑھا جاتا ہے تو اس میں باد، نظام، عوام، مراد، ہلال، کمال اور ذوالجلال میں الف کو عام الفاظ سے تین چار گنا بڑھا کر پڑھتے ہیں۔

ایک الف کی مقدار عام حالت میں کھلی انگلی کو بند کرنا یا کھولنا ہے۔ تقریبا ڈیڑھ سیکنڈ۔

مد والے مختلف الفاظ

آ	ءَآ	بٓ	یٰٓا
مَآ	بَآ	یٓ	ہٰٓ
ہٰٓ	بِمَآءَ	مَآءَ	جَآءَ
جِایْٓءَ	سُوْٓءَ	ظُوْٓءَ	وَمَآ
جَزَآءَ	اِلٰٓی	حَدَآئِقَ	عَلٰٓی
بَطَآءٍ	سِیِّٓئٰتُ	سَمَآءَ	سَوَآءٌ
کَآءٍ	صَآءٍ	قَالُوْا	لَآ اِلٰہَ
ھٰٓؤُلَآءِ	مَآ اُنْزِلَ	اِنْ شَآءَ	مَآ اَصَابَ
بَنِیْٓ اٰدَمَ	مَآ اٰخِرَ	اِلٰٓی اَجَلٍ	حَآجَّہٗ
لَآ اُقْسِمُ	مَآ اُمِرُوْ	وَالصّٰٓفّٰتِ	لَضَآلُّوْنَ
دَآبَّۃٍ	آلْئٰنَ	ضَآلًّا	وَلَا جَآنٌّ

حروفِ مُقَطَّعَاتْ HUROOF-E-MUQATTIAAT

قرآن مجید میں (۲۹) انتیس سورتوں کے شروع میں مفرد حروف کی طرز پر لکھے ہوئے (حروف ہجّا) انھیں حروف مُقَطَّعَاتْ کہتے ہیں۔ فصاحت و بلاغت کو نمایاں کرنے کے لیے لائے گئے۔ حروف ہجا میں ہر حرف الگ الگ مفرد شکل میں لکھے ہوتے ہیں جبکہ حروف مُقَطَّعَاتْ میں ایک ساتھ مرکب شکل میں لکھے ہوتے ہیں۔ ان حروف کے ہجے نہیں کیے جاتے لیکن کھڑی حرکات مد اور شد کے اصول پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔

دو حرفی حروف مثلاً ح۔ ر۔ ہ (حا۔ را۔ ھا) کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جائے گا۔

دو حرفی حروف پر کھڑی زبر آتی ہے سہ حرفی حروف پر مد آئیگی۔ مثلاً سٓ۔ صٓ۔ مٓ (سٓین۔ صٓاد۔ میٓم) کو تین تا پانچ الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جائے گا۔ یعنی جن حروف پر دو یا تین مدہ ہیں ان کو برابر کھینچے۔ ان حروف میں اگر م سے قبل تین حرفی حرف ہو تو م پر شد ہوگی۔ بعض لوگ مُقَطَّعَاتْ کو قطع سے کہتے ہیں کچھ مقطعہ سے کہتے ہیں جس کا ترجمہ کپڑے کا ٹکڑا ہے۔

مُقَطَّعَاتْ کا مطلب ہے ٹکڑے یا حصے یعنی ہر حرف کو علیحدہ علیحدہ کرکے پڑھا جاتا ہے اس لیے ان کو مُقَطَّعَاتْ کہتے ہیں۔ جیسے اردو میں الف کے اوپر مد لگنے سے اس کی آواز آ بن جاتی ہے۔ عربی میں الف کے اوپر مد لگنے سے آواز آ نہیں بنتی بلکہ الف ہی رہتی ہے۔

الف اور ھمزہ پر عربی میں تین اور چار حرف ہونے کے باوجود مد نہیں آتا۔

ان کو حفظ کرادینا موجب برکت ہے یہ خشکی اور تری میں جس جگہ بھی پڑھے جائے جان و مال محفوظ رہتا ہے۔

مقطعات کا مجموعہ (نَقَصَ عَسْلُكُمْ حَيَّ طَاهِرْ)

صٓ	صَآدْ
نٓ	نُوٓنْ
حٰمٓ	حَامِيٓمْ

طٰسٓ	طَا سِيْٓنْ
قٓ	قَآفْ
طٰهٰ	طَا هَا
يٰسٓ	يَا سِيْٓنْ
الٓرٰ	اَلِفْ لَآمْ رَا
الٓمّٓ	اَلِفْ لَآمْ مِّيْٓمْ
طٰسٓمّٓ	طَا سِيْٓنْ مِّيْٓمْ
عٓسٓقٓ	عَيْٓنْ سِيْٓنْ قَآفْ
الٓمّٓرٰ	اَلِفْ لَآمْ مِّيْٓمْ رَا
الٓمّٓصٓ	اَلِفْ لَآمْ مِّيْٓمْ صَآدْ
كٓهٰيٰعٓصٓ	كَآفْ هَا يَا عَيْٓنْ صَآدْ

آیت کے درمیان
لَا اور مَا پر وقف نہ کریں ان کو اگلی عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھیں
ورنہ مفہوم تبدیل ہو جائے گا۔

آوازوں کا چارٹ

شد	جزم	زبر زیر پیش	ـَا ـُو ـِی	چھوٹی مد	بڑی مد
1/8 آواز	چوتھائی آواز	آدھی آواز	پوری آواز	دوگنی آواز	چوگنی آواز
اَبَّ اَبِّ اَبُّ	قَدْ هُمْ	بَ بِ بُ	بَا بِی بُو	بَآ بَ	بَآبَّ

مد(ـٓـ ـٓـ) یعنی آواز کا مزید لمبا ہو جانا

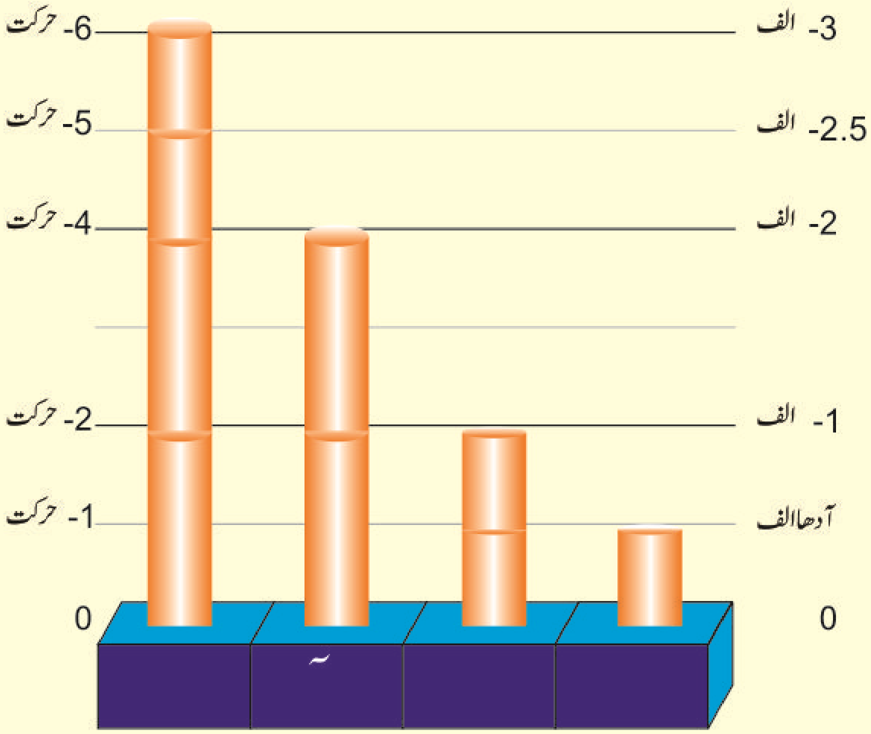

Six Kalmah شش ٦ کلمہ

اول کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

دوم کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ

سوم کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

چہارم کلمہ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

پنجم کلمہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

ششم کلمہ ردِ کفر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ
بِكَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ
بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَ الشِّرْكِ
وَ الْكِذْبِ وَ الْغِیْبَةِ وَ الْبِدْعَةِ وَ النَّمِیْمَةِ
وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ
وَ اَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

نماز

نماز سب سے پہلے نماز کی نیت کرنی چاہیے۔نماز کی نیت چاہے دل سے کرے یا زبان سے بھی کہے۔نیت کی میں نے اس نماز کی واسطے اللہ تعالیٰ کے، دو یا تین چار رکعت، نماز فرض۔سنت وتر یا نفل، وقت نماز فجر ظہر وعصر، مغرب یا عشاء (اگر مقتدی ہو تو پیچھے اس امام کے، کہے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، پھر دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اُٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے اور ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھے۔

تکبیر تحریمہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ **ثنا** سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ؀
تعوّذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؀ **تسمیہ**
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؀ **سورہ فاتحہ** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؀ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؀ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؀
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؀ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۵
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ○ اٰمِّيْنَ

سُورہ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○
لَمْ يَلِدْ ○ وَ لَمْ يُوْلَدْ ○ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ **رکوع کی تسبیح** سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ○

تسمیع سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ **تحمید** رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ **سجدہ کی تسبیح** سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ○

تَشَهُّد اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ؕ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ○

دُرودشریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

دُعا رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﷺ
رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ○

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ
بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ
وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ
یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ
وَنَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ
وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ○

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ اٹھنے سے پہلے 80 مرتبہ پڑھتا ہے۔ اس کے 80 سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور 80 سال کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

"خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھ کر تکمیل کے آخری الفاظ"
ریاض الجنہ اور نبی کریم ﷺ کے گنبد خضریٰ کے سامنے بیٹھ کر آہ و زاری
اور آنسوؤں کے ساتھ قاعدہ کو مکمل کر رہا ہوں ۔ اللہ ربّ العالمین اپنے
فضل و کرم اور اپنے محبوب ﷺ کے صدقے قبول فرمائے ۔ آمین

وجہ تالیف

اکثر قراء حضرات کو شروع میں نورانی قاعدہ پڑھاتے ہی دیکھا۔ نورانی قاعدہ اپنی تمام تر خصوصیات کے باوجود کم سن بچوں کے لیے بہت مشکل ہے کیونکہ نورانی قاعدے میں تین تین آوازیں بیک وقت ہیں ۔ جبکہ بچہ تو ابھی ایک آواز کو بھی مشکل سے سمجھتا ہے، تین آوازوں کا بوجھ کیسے برداشت کرے گا جیسا کہ سکول میں تو بچہ بتدریج چھوٹے الفاظ سے بڑے کی طرف جاتا ہے تو یہاں اس کو ایک دم ہی تین آوازوں پر مشتمل الفاظ پر لگا دیا جاتا ہے ۔ یہ وہی بچہ ہے جو سکول میں ترتیب سے چھوٹے الفاظ سے بڑے الفاظ کی طرف بڑھ رہا ہے، اسی طرح ترتیب سے قاعدہ بھی پڑھانا چاہئے ۔ پہلے ایک ہی طرح کی آوازوں پر مشتمل مشق اور پھر دوسری اور پھر تیسری آواز کی مشق ۔ جیسا کہ پہلے صرف زبر ــَـ کی آواز کی پہچان اور مشق کروائی جائے اور اس دوران بھی بچے کو خود پڑھنے دیا جائے نہ کہ رٹا لگوایا جائے، ہاں اس کی مدد (HELP) ضرور کی جائے تا کہ بچہ آگے چل سکے اسی طرح زیر کی آواز اور پھر پیش کی آوازوں پر مشتمل اکیلے الفاظ ہی ادا کروائیں۔ جو بچے زیادہ وقت دیتے ہیں ان کو تین چار مرتبہ استعداد اور وقفہ سے سکھایا جائے ، نہ کہ پڑھایا جائے ۔ اگر کوشش اور محنت سے نہیں پڑھا (سکھا) نہیں سکتے تو ناحق بچوں کی استعداد اور عمر خراب نہ کریں ۔ اس کا گناہ چوری اور راہزنی سے زیادہ ہے کیونکہ مال اور اسباب تو پھر بھی مل سکتا ہے لیکن گزری ہوئی عمر واپس نہیں آسکتی اور بگڑی ہوئی استعداد درست نہیں ہوسکتی ۔ قرآن پڑھاتے وقت بچے کو مشکل پیش آرہی ہو تو گھبرانا نہیں اور نہ ہی غصہ اور برہمی کا اظہار کرنا ہے بلکہ نرم مزاجی، شائستگی اور پیار سے سمجھانا ہے کہ بچے میں بھی خود اعتمادی آئے نہ کہ ڈرا دیا جائے اور قرآن پاک کا ذوق پیدا کرنے کی بجائے متنفر کر دیا جائے ۔ ان پھولوں کو مسلنا نہیں بلکہ انکی آبیاری کرنا ہے ۔ تا کہ آنے والے کل میں یہ گلشن بن جائے اور مہکتے ہوئے پھول کی خوشبو بھی آئے تو آپ خوش ہوں نہ پھول کہے کہ خوشبو اچھی نہیں بھری تھی ۔ عنبر، گلاب اور چنبیلی جیسے پھولوں کی طرح لہلہاتے ہوئے خوشبو کے گوشے جب چھوڑے جائیں تو آپ بھی مسحور ہو جائیں اور اس وقت آپ کو پتہ چلے گا کہ اچھی آبیاری کرنے سے کتنے پھول مہکتے ہیں اور پھر ان کی خوشبو دور دور تک پھیل جائے گی ۔ کسی مشق کو بھی الفاظ پڑھانے کی بجائے حرفوں کو پڑھانا ہے تا کہ کل آنے والے وقت میں بچوں کو الفاظ کی پہچان کے ساتھ حرفوں کی آوازوں کی پہچان ہو تو پھر دیکھیں کہ رزلٹ کیا آتا ہے ۔ خدائے بزرگ و برتر آپ کا حامی و ناصر ہو ۔

خیر اندیش:

قاری محمد حنیف فریدی ایم۔اے

ارشادِ باری تعالیٰ

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی اس کی تلاوت
اس طرح کرتے ہیں جس طرح
تلاوت کرنے کا حق ہے۔

ارشاد وجہ تخلیق کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ

جو کچھ مجھ سے سیکھا ہے اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔
اسے دوسروں تک پہنچاؤ،

قرآن پاک کو آسان، منفرد اور جدید طریقہ تعلیم سیکھنے کیلئے
ہر عمر کے لوگ رجوع کریں۔

خواتین و حضرات براہ راست یا آن لائن

قرآن پاک کو آسان، منفرد، جدید طریقہ تعلیم کے ذریعے ناظرہ ایک سال اور دہرائی 6 ماہ میں
تجوید و قرآت کے ساتھ کروائی جاتی ہے۔ عمر کے کسی بھی حصے میں رٹہ سسٹم کے بغیر سکھایا جاتا ہے۔
مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر آن لائن کی سہولت بھی میسر ہے۔

website: www.quranlearnwithtajweed.com

ISBN 978-969-9458-82-8
9 789699 458828

رحیم بکس